خونی ملاح

ایک خونی ملاح کی خونی داستان
ایک بیگناہ کا قتل اور قتل کے لئے انوکھی
ترکیبیں اور عجیب و غریب چالیں شرلک ہومز کی
مثل فرانسیسی جاسوس کی ذہانت اور طباعی خوشدماغی
کی بدولت راز کا انکشاف بیحد دلچسپ فسانہ ہے

مترجمہ کلام صاحب بی اے

جسکو باخذ حقوق ترجمہ منیجر ناول ہوس
لکھنؤ نے شائع کیا

مطبوعہ انڈین پریس لکھنؤ

بار اول ۱۰۰۰ — قیمت ۶ ر

۱۹۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زور قلم حضرت کلام بی اے

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

باب (۱)

مشق نیزہ بازی

اس زمانہ مین جو مین نے خیال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے دوست کی جسمانی اور دماغی حالت بہ مقابلہ ۱۸۹۵ء کے نہایت اچھی ہے - اُن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے تھے اور بفضلہ تعالیٰ اُس مین روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ شہرت کے ساتھ ساتھ مرجوعات مین بھی بیحد اضافہ ہو گیا تھا - اور اب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے غریب خانہ واقع بیکر اسٹریٹ کے آستانہ پر بڑے بڑے جغادری امیر اور نواب زادے روزمرہ آکر سر جھکاتے تھے - لیکن ان مشہور و معروف ہستیون کے اسماء گرامی کا اظہار کرنا خلاف دستور اور مصلحت ہے

لیکن بایںہمہ میرے دوست مسٹر ہومس گویا محض اپنے کام کے شوق مین جیتے تھے وہ بیحد مستغنی المزاج شخص واقع ہوے تھے اور سوائے ایک مرتبہ کے جبکہ اُنھون نے نواب صاحب ہولڈرنیس سے ۶ ہزار پونڈ کی رقم بطور انعام حاصل کی تھی مین نے اُن کو کبھی اپنی گران بہا خدمات کا معاوضہ لیتے نہین دیکھا - یہ شخص دنیا مین رہتا تھا اور دنیا دار بھی نہین تھا اور اکثر مرتبہ دیکھا گیا کہ اُس شخص نے مختلف معاملات مین جو اس کی طبیعت کو دلچسپ نہین معلوم ہوے بڑے بڑے امیرون کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا - برخلاف اس کے وہ کسی غریب نادار موکل کے کام مین بشرطیکہ وہ دلچسپ ہو بڑے انہماک کے ساتھ ہفتون مصروف رہتا تھا -

اس قابل یادگار ۱۸۹۵ء مین یکے بعد دیگرے متعدد معاملات اُنکی دلچسپی اور انہماک کا باعث ہوے انمین وہ زبردست معاملہ بھی تھا جس مین کارڈینل تو سنقہ کا قتل واقع ہوا تھا اور جس کی تفتیش اُنھون نے خاص پاپائے اعظم کے فرمان واجب الاذعان

کی تعمیل مین کی تھی اور وہ مشہور و معروف معاملہ بھی جس مین کینری چڑیون کے پالنے اور سکھانے والے مسٹر ولسن کی گرفتاری عمل مین آئی تھی - اور عرصہ دراز کے لئے لندن کی بدمعاشیون اور جرائم کا بیون مین کمی واقع ہوگئی تھی - ان دو مشہور واقعات کے بعد دو اور الم انگیز واقعات رونما ہوئے جن مین سے ایک کپتان پیٹر کارے کی مرگ ناگہانی سے متعلق تھا - میرے خیال مین مسٹر شرلاک ہومس کے کارنامون کی تاریخ ہرگز مکمل نہین ہو گی اگر اس مین غیر معمولی سوخر الفکر واقعہ کی تفصیلات درج نہ ہوں -

ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ مین میرے دوست اپنے مکان سے اس قدر طویل وقفون تک غائب رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ وہ کسی خاص معاملہ کی عقدہ کشائی مین مصروف ہین دوسری بات یہ ہوئی کہ چند مرتبہ بعض ناشایستہ اور غیر مہذب سے آدمیون نے مکان پر آکر مجھ سے اور مسز ہڈسن سے کپتان بیسل صاحب کی نسبت دریافت کیا جس سے مین سمجھ گیا کہ آج کل میرے دوست نے کوئی نیا روپ سادہا ہے اور وہ نام بدل کر اپنی مشہور و معروف شخصیت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہین -

لندن مین کم از کم پانچ ٹھکانے ایسے تھے جہان بیٹھ کر میرے دوست نیا روپ سادھ لیا کرتے تھے اور مجھے بھی ان کی باتون مین خواہ مخواہ دخل دینے کی عادت نہین تھی اس مرتبہ سب سے پہلے جو میرے دوست سے ایک علامت اس بات کی ظاہر ہوئی کہ وہ کسی خاص معاملہ مین منہمک ہین - وہ بھی عجیب و غریب تھی - ایک دن وہ ناشتہ سے پہلے ہی گھر سے جا چکے تھے - اور مین خود اپنا ناشتہ کرنے بیٹھا ہی تھا کہ اتنے مین وہ خود بھی کمرے مین داخل ہوئے - ایک دوہری سنان کا بھالا چھتری کی طرح ان کی بغل مین دبا ہوا تھا -

مین - معاذ اللہ ہومس! کیا مین یہ خیال کرون کہ آپ لندن کی گلیون مین بائین ہیئت کذائی مارے مارے پھر رہے تھے -

ہومس - ہان مین ذرا قصائی کی دوکان تک گیا تھا بس وہین سے واپس آرہا ہون -

مین - قصائی کی دوکان ؟

ہومس - ہان! اور اس وقت مجھے بھوک بھی خوب لگی ہوئی ہے - واقعی دوست واٹسن! ناشتہ سے پہلے کسیقدر ورزش کرلینا نہایت ہی مفید بات ہے لیکن مین شرط بدتا ہون

کہ آپ یہ نہیں بتا سکیں گے کہ میں آج کس قسم کی ورزش میں مشغول رہا۔

میں ۔میں بھی خیال آرائی کی کچھ ضرورت نہیں سمجھتا۔

اس کے بعد میرے دوست مسٹر ہومس میز پر بیٹھ کر قہوہ بنانے لگے اور ہنس کر بولے۔

ہومس ۔اگر آج تم الارڈس قصائی کی دکان کے پچھلے حصہ میں ہوتے تو تم دیکھتے کہ ایک بکری لٹکی ہوئی ہے اور ایک شخص آستینیں چڑھائے اس بلم سے اس بکری کی لاش پر ضربیں لگا رہا ہے۔ یہ شخص میری ہی ذات تھی۔ میں نے آج ہر طریقہ سے کوشش کی۔ خوب خوب ہاتھ مارے طعن پر طعن لگائے لیکن بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ خواہ میں کتنی ہی طاقت کروں لیکن میں اپنا بھالا لٹکی ہوئی لاش کے پاس نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو خود بھی امتحان کر کے دیکھ سکتے ہو بضرب واحد بھالا پار نہیں کر سکو گے۔

میں ۔نہیں صاحب معاف کیجئے۔ بندہ کو ایسی ورزش کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ تو فرمایئے کہ آخر ایسے عمل کی آپ کو کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

ہومس ۔ اسواسطے کہ اس عمل کا تعلق بالواسطہ واقعہ قتل کپتان بیٹر کارے سے ہوتا ہے جس کی عقدہ کشائی میں آج کل میں مصروف ہوں۔



باب (۲)

پُراسرار قتل

ہومس۔ آ ہا مسٹر ہاپکنس! آپ کا مرسلہ تار مجھے کل رات ملا تھا اور مین اُسی وقت سے آپ کا منتظر ہون۔ آئیے آئیے تشریف لائیے۔

ہمارے ملاقاتی صاحب ایک چُست وچالاک خوش رُو اور خوش پوش جوان آدمی تھے جن کی عمر ۳۰ برس کی ہوگی۔ اُن کی چال ڈھال سپاہیانہ تھی۔ اور جب چلتے تھے سیدھے اور سینہ نکال کر چلتے تھے۔ مین نے دیکھتے ہی اُن کو فوراً پہچان لیا وہ ایک نوجوان پولیس انسپکٹر مسٹر اسٹینلے ہاپکنس تھے۔ جن کے مستقبل کی نسبت مسٹر ہومس کے خیالات نہایت اچھے تھے۔ اور وہ بھی سائنٹفک طریقہ تفتیش جرائم مین خود کو مسٹر ہومس کا ایک ادنیٰ شاگرد سمجھتے تھے۔ اس وقت انسپکٹر ہاپکنس کے تیور پر بل پڑے ہوئے تھے اور انکے چہرے سے کسیقدر تشویش اور مایوسی برس رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئے اور مسٹر ہومس نے قہوہ کی پیالی تواضعتہً بڑھائی۔

انسپکٹر۔ شکریہ! احسان!! لیکن مین یہان آنے سے قبل ناشتہ کر چکا ہون۔ آج رات مین لندن ہی مین رہا کیونکہ مجھے کل شام کو معاملہ کی رپورٹ کرنے یہان آنا پڑا تھا۔

ہومس۔ رپورٹ کس بات کی کرنی تھی؟

انسپکٹر۔ اپنی مایوسی اور قطعی ناکامی کی۔

ہومس۔ تو کیا تفتیش مین کچھ بھی ترقی نہین ہوسکی۔

انسپکٹر۔ قطعی کچھ نہین۔

ہومس۔ تو بھئی۔ اب اس معاملہ مین مجھے بھی ہاتھ ڈالنا پڑا۔

انسپکٹر۔ مین تو خدا سے چاہتا ہون کہ آپ ہاتھ ڈالین۔ افسوس میری ملازمت مین یہ پہلا بڑا موقعہ ہاتھ آیا تھا۔ اور اسی مین میری عقل حیران رہ گئی۔ اب مسٹر ہومس! خدا

سکے لئے اس معاملہ مین ہاتھ ڈال کر میری مدد کیجئے۔

ہومس۔ اچھا۔ اچھا!! مین ضرور کچھ کرونگا۔ اور اتفاق سے جسقدر شہادت اب تک ملسکی ہو وہ میری نظر سے گذر چکی ہے۔ اور مین نے پنچایت نامہ بھی بڑے غور سے پڑھ لیا ہے اچھا اب یہ بتاؤکہ وہ تمباکو کا بٹوہ جو ملا ہے اور خاص موقع واردات پر ملا ہے اُس سے بھی آپنے کوئی نتیجہ نکالا کیا اُس سے کوئی کام نہین چل سکتا۔؟

یہ سنکر ہاپکنس حیرت زدہ ہومس کی صورت تکنے لگے اور بولے۔

انسپکٹر۔ وہ بٹوہ تو خود شخص مقتول کا تھا۔ اُس کے اندر اُس کے نام کے حروف لکھے ہین۔ وہ دریائی بچھڑے کی کھال کا بنا ہوا تھا۔ اور شخص مقتول دریائی بچھڑون کا پرانا شکاری تھا۔

ہومس۔ لیکن مقتول کے پاس پائپ کہان تھا۔

انسپکٹر۔ جی ہان پائپ تو نہین ملا۔ اور فی الحقیقت مقتول تمباکو پیتا بھی بہت کم تھا۔ لیکن پھر بھی اپنے احباب کے لیے کچھ تمباکو اپنے پاس رکھنا پڑتا ہی ہوگا

ہومس۔ بیشک رکھنا پڑتا ہوگا۔ مین نے اس بٹوہ کا ذکر صرف اس لئے چھیڑا تھا کہ اگر اس معاملہ کی تحقیقات مین خود کرتا ہوتا تو اپنے کام کی ابتدا اسی بٹوہ سے کرتا۔ بہرحال ابھی میرے دوست واٹسن کو اس معاملہ کی کچھ اطلاع نہین اور مین چاہتا ہون کہ آپ کل معاملہ بالتفصیل ایک بار اور سنا دین۔ زیادہ نہین تو کم از کم موٹی موٹی باتین ضرور بیان کر دیجئے

یہ سنکر انسپکٹر نے [illegible] کا ایک پرزہ اپنی جیب سے نکالا اور اس طرح ہم کلام ہوا۔

انسپکٹر۔ میرے پاس چند تاریخین موجود ہین جنسے آپکو شخص مقتول (کپتان پیٹر کیری) کی زندگی کے کچھ حالات معلوم ہو جائینگے۔ وہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا تھا اب اُس کی عمر ۵۰ برس کی تھی۔ وہ دریائی بچھڑون اور وہیل مچھلی کے شکار مین نہایت دلیر اور ہوشیار شخص تھا۔ [illegible] مین [illegible] ڈنڈی کے ایک دخانی جہاز سی یونی کارن کا کپتان بنا ہو دریائی بچھڑون [illegible] کے شکار کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس جہاز مین اُس نے کامیابی کے ساتھ چند [illegible] کئی [illegible] مین اپنے کام سے سبکدوش ہو کر ریٹائر ہو گیا۔ اس کے بعد وہ [illegible] سفر [illegible] رہا [illegible] دریائی [illegible] نے ضلع [illegible] فارسٹ [illegible] قریب [illegible] موسوم [illegible] جس کا نام وڈ مینس لی ہے۔ یہان وہ [illegible]

۶ برس تک رہتا رہا اور یہین وہ کوئی ہفتہ بھر ہوا جان بحق تسلیم ہو گیا۔

اس شخص مین چند عجیب و غریب خصوصیات بھی تھین۔ اپنی معمولی یعنی روزمرہ کی زندگی مین وہ سخت پرہیزگار اور متقی تھا۔ ہمیشہ ملول و حزین اور خاموش رہتا تھا۔ اسکے گھر مین اس کی بیوی، ایک بیست سالہ لڑکی اور دو خادمائین تھین۔ خادمائین ہمیشہ بدلتی رہتی تھین۔ کیونکہ گھر کی عام حالت ہمیشہ خوش گوار نہین رہتی تھی۔ اور بعض اوقات تو صورت حال سخت ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ یون تو وہ شخص تمام باتون سے پرہیز کرتا تھا لیکن جب کبھی پینے پر آتا تھا تو خم کے خم لنڈھا دیتا تھا۔ اور بدمستی کی حالت مین وہ اچھا خاصہ شیطان بن جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی غصہ کی حالت مین وہ اپنی بیوی اور لڑکی کو آدھی رات کے وقت گھر سے نکال دیا کرتا تھا اور جب اس پر جن سوار ہوتا تھا تو وہ ان کو تمام پارک مین اس قدر مارتا پھرتا تھا کہ شور و غل سے تمام گاؤن کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ اس نے گاؤن کے پادری صاحب کو بھی خوب ٹھونکا جس کی وجہ سے اسکی عدالت مین بھی طلبی ہوئی۔ پادری بیچارہ کا محض اس قدر قصور تھا کہ وہ اس کو سمجھانے آئے تھے کہ اپنی بیوی اور لڑکی سے اتنا برا برتاؤ نہ کیا کرے۔ الغرض مسٹر ہومس یہ کپتان پیٹر کاری نہایت خطرناک آدمی تھا۔ اور مین نے سنا ہے کہ جب وہ جہاز کا کپتان تھا اس وقت بھی اس کی یہی حالت تھی اپنے کام مین لوگ اس کو پطرس سیاہ رو کہا کرتے تھے۔ اور یہ نام اسکو اس وجہ سے نہین دیا گیا تھا کہ اس کا رنگ گرم و سرد زمانہ دیکھتے ہوئے مائل بہ سیاہی ہو گیا تھا یا اس کی داڑھی لمبی اور سیاہ تھی۔ بلکہ اس کے اوضاع و اطوار نہایت خراب تھے۔ الغرض یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ اس کے تمام ہمسائے اس سے نفرت کرتے تھے اور اس کی صحبت بلکہ سایہ سے بچتے تھے اور ایک متنفس بھی گاؤن بھر مین ایسا نظر نہین آتا جس نے اس شخص کی پر اسرار موت پر اظہار افسوس کیا ہو۔

مسٹر ہومس! آپ نے تفتیش وجہ مرگ اور پنچائت نامہ مین مقتول کے ساختہ پرداختہ کیبن کا حال تو ضرور پڑھا ہوگا لیکن غالباً آپ کے دوست ڈاکٹر واٹسن کو اس کی کیفیت نہ معلوم ہو گی۔ مقتول نے اپنے گھر سے چند سو گز کے فاصلہ پر ایک خانہ چوبین تعمیر کر لیا تھا۔ جس کو وہ کیبن (جہاز کا کمرہ) کہا کرتا تھا اور اسی چوبی کمرہ مین وہ روز رات کو سویا کرتا تھا

یہ چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس کا طول ۱۶ فٹ اور عرض ۱۰ فٹ تھا۔ اس چھوٹی مکان کی کنجی وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ خود ہی اپنا بستر بچھاتا اور صاف کرتا تھا۔ اور کسی شخص کو کمرے کے دروازے تک بھی پھٹکنے نہیں دیا کرتا تھا۔ اس کمرے کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں۔ جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کبھی کھلتی نہیں۔ انہیں سے ایک کھڑکی کا رخ شارع عام کی طرف ہے اور جب رات کے وقت انہیں روشنی نمودار ہوتی تھی تو لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ نہ معلوم بطرس کالا کیا کر رہا ہے مسٹر ہومس! یہی وہ کھڑکی ہے جس کے ذریعہ سے ہم کو بعض شہادتیں تفتیش وجہ مرگ کے وقت ملیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ سلیٹر نامی ایک سنگتراش جو اکثر پتھر کی چنائی کا کام کیا کرتا ہے وہ وقت قتل سے دو روز پہلے رات کے ۱ بجے فارسٹ روڈ سے گزرا اور سامنے میدان میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا۔ اور یہاں اس نے درختوں کے اندر ایک مربع روشنی دیکھی جو کھڑکی سے نکل رہی تھی وہ شخص حلفیہ بیان کرتا ہے کہ کسی شخص کے سر کا سایہ پردہ پر حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ لیکن یہ سایہ ہرگز پیٹر کارے کا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ کپتان مذکور کو خوب جانتا تھا۔ یہ سایہ کسی داڑھی والے شخص کا تھا۔ لیکن داڑھی زیادہ بڑی نہیں تھی۔ اور جس طرح اس شخص کی داڑھی کے بال ادہر ادہر بکھرتے تھے ویسے کپتان کی داڑھی نہیں بکھرتی تھی۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ وہ تقریباً دو گھنٹے تک شرابخانے میں رہا تھا اور سڑک سے کھڑکی تک کچھ فاصلہ بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ واقعہ سوموار کا ہوا اور قتل بدھ کے روز ہوا۔

منگل کے روز پیٹر کارے کا مزاج بگڑا ہوا تھا وہ شراب کے نشہ میں چور اس قدر بدمست تھا کہ اس کو کسی کی بھلائی یا نیکی بدی کا کچھ خیال نہیں تھا۔ وہ اس روز ایک بپھرے ہوئے خونی درندے کی طرح خطرناک بنا ہوا تھا۔ وہ گھر کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا اور جب عورتیں اس کی آمد سے واقف ہوتی تھیں تو دور بھاگ جاتی تھیں۔ رات کو بڑی رات گئے وہ اپنے چھوٹے کمرے میں چلا گیا۔ رات کو دو بجے کے قریب اس کی لڑکی نے جو اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھولے سو رہی تھی نشانہ جو جس کی طرف سے ایک نہایت ہولناک آواز آتے سنی لیکن چونکہ کپتان کے نشہ کی حالت میں چلانا اور شور مچانا کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی شخص نے اس شور و غل کی طرف توجہ نہیں کی۔ صبح کو سات بجے اٹھکر ایک خادمہ نے دیکھا کہ خانہ چوبیں کا ایک

دروازہ کھلا ہوا ہو۔ لیکن کپتان پیٹر کا خوف لوگون کے دلون پر اسقدر طاری تھا کہ دوپہر تک کسی کا حوصلہ نہ پڑا کہ کمرے مین جھانک کر دیکھے۔ دوپہر کے وقت جب انہون نے دبے پاؤن کمرے کے دروازے پر جا کر اور اندر جھانک کر دیکھا تو اُن کا رنگ فق ہو گیا اور وہ شور و غل مچاتے ہوے تمام گاؤن مین پھرنے لگے۔ کپتان پیٹر کو کسی نے قتل کر ڈالا۔ گھنٹہ بھر بعد مین موقعہ واردات پر جا پہونچا اور معاملہ کو اپنے ہاتھون مین لیلیا۔

مسٹر ہومس! آپ تو جانتے ہین کہ مین کس قدر مستقل مزاج آدمی واقع ہوا ہون۔ لیکن مین آپ سے سچ عرض کرتا ہون کہ جس وقت مین نے کمرے مین جھانک کر دیکھا تو وہ ہیبتناک منظر پیش نظر ہوا کہ مین بھی سہم گیا۔ کمرہ مین مکھیان اس قدر بھنبھنا رہی تھین کہ گویا شہد کے موسم مین اچھا خاصہ ہارمونیم بج رہا ہے اور کمرہ کا فرش اور دیوارین ایسی معلوم ہوتی تھین جیسے کسی مذبح کی۔ کپتان اس کمرہ کو کیبن کہا کرتا تھا اور واقعی وہ تھا بھی کیبن۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایک جہازی کمرہ کی تھی۔ کمرہ کے ایک طرف بیٹھنے یا سونے کا تختہ تھا۔ آلات جہازرانی رکھنے کا ایک صندوق تھا۔ نقشے اور سمندری راستون کے چارٹ (نقشے) لٹک رہے تھے۔ "سی یونی کارن" نامی جہاز کی ایک تصویر بھی تھی۔ ایک تختہ پر سمندری حساب کتاب کی کتابین بھی قرینہ سے لگی ہوئی تھین۔ گویا جو کچھ سامان جہاز کے کپتان کے کمرہ مین ہوا کرتا ہے وہ سب وہان موجود تھا۔ اور اس تمام سامان کے بیچ مین خود کپتان مقتول پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تشنج کی وجہ سے ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اور اُس کی داڑھی کے بال منتشر اور کھڑے ہوے تھے۔ اُس کے چوڑے چکلے سینے سے وھیل مچھلی مارنے کا ایک دستی نیزہ (ہارپون) پار تھا جو سینہ سے پار ہو کر کمر سے نکل کر پیچھے کے تختہ مین جا گھسا تھا۔

الغرض وہ اس طرح پڑا ہوا تھا کہ گویا کسی نے تختہ سے چپکا دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کانٹے دار نیزہ سینے سے پار ہوتے ہی اُس کی روح پرواز کر گئی تھی۔ ہارپون یا وھیل مچھلی مارنے کے کانٹے دار نیزہ کی شکل حسب ذیل ہوتی ہے۔



مسٹر ہومس! چونکہ مین آپ کے طریقون سے خوب واقف ہون اس لئے مین نے کسی چیز کو ہاتھ لگانے نہین دیا۔ مین نے ہر چیز کا بغور معائنہ کیا کمرہ دیکھا۔ کمرہ کا فرش دیکھا

کمرے سے باہر راستہ اور میدان دیکھا لیکن کسی کے پاؤں کا نشان نہیں تھا۔

ہومس۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی نشان آپ کو نظر نہیں آیا۔

انسپکٹر۔ میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعی وہاں کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہومس۔ عزیزی ہاپکنس! میں نے بہت سے جرائم کی تفتیش کی ہے لیکن آج تک کوئی جرم ایسا نہیں دیکھا جو کسی اڑنے والی مخلوق نے کیا ہو۔ جب تک مجرم اپنی دو ٹانگوں سے کام لیگا اس وقت تک کسی نہ کسی قسم کا نشان موقعہ پر ضرور ہونا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی خفیف اور ظاہر آنکھوں سے نظر نہ آئے لیکن سائنٹفک طریقوں سے کام لینے والا اُن تمام نشانات کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اس کمرہ میں جو ہر طرف سے خون آلودہ ہے کوئی ایسا نشان موجود نہ ہو جس سے ہم کو تفتیش میں مدد مل سکے۔ خیر میں نے پنچایت نامہ کی رپورٹ پڑھ کر معلوم کر لیا ہے کہ بعض باتیں ایسی ہیں جن پر آپ لوگوں نے توجہ نہیں کی۔

نوجوان انسپکٹر کسیقدر چین بجبین ہو کر مسٹر ہومس کے چہرے کی طرف تکنے لگا۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! مجھ سے بڑی حماقت ہوئی جو میں نے وقت پر آپ کو مدعو نہ کر لیا۔ تاکہ آپ موقعہ کا معائنہ خوب اچھی طرح کر سکتے لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت "بس اب تو، مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد" والا معاملہ ہے۔ بیشک کمرے میں بعض چیزیں ایسی تھیں جن پر خاص توجہ ہونی لازم تھی۔ ایک تو وہ ہارپون یا مچھلی کا بھالا ہی تھا جو آلۂ قتل ہے۔ یہ آلہ قاتل نے جھپٹ کر دیوار سے اتارا ہوگا۔ اس جگہ دو نیزے اور بھی ہیں۔ تیسرے کی جگہ خالی تھی نیزہ کی ڈانڈ پر الفاظ "سی یونی کارن ڈیونڈی" کھدے ہوئے تھے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم سخت غیظ و غضب کی حالت میں ہوا۔ اور قاتل کے ہاتھ میں جو آلۂ ضرب سب سے پہلے آیا وہی اس نے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ اور مارا۔ رہا یہ واقعہ کہ جرم کا ارتکاب رات کے ۲ بجے ہوا اور اس وقت کپتان پیٹر کارے اپنا پورا لباس پہنے ہوئے تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس روز کپتان کی ملاقات قاتل سے ضرور ٹھہری ہوگی اور اس قیاس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ رم شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس بھی میز پر موجود تھے۔

ہومس - ہاں! بیشک یہ دونوں قیاسات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا کمرہ میں سوائے رم شراب کے اور بھی کسی قسم کی شراب تھی؟

انسپکٹر - ہاں سمندری آلات کے بکس پر دو قرابے اور بھی تھے جن میں سے ایک میں برانڈی اور دوسرے میں وسکی موجود تھی۔ لیکن اس سے ہمارا کام نہیں چل سکتا کیونکہ دونوں قرابے لبریز تھے اور ان میں سے کسی نے بوند بھر بھی خرچ نہیں کی تھی۔

ہومس - بہرحال وسکی اور برانڈی کی موجودگی کچھ نہ کچھ معنی ضرور رکھتی ہے اچھا آپ ایسی چیزوں کا حال اور بیان کیجئے جو آپ کے نزدیک معاملہ سے تعلق رکھتی نظر آتی ہیں۔

انسپکٹر - میز پر تمباکو کا بٹوہ بھی موجود تھا۔

ہومس - میز کے کس حصے پر تھا؟

انسپکٹر - میز کے وسط میں تھا یہ دریائی بچھڑے کی کھال کا بنا ہوا ہے۔ اس کے بال صاف اور سیدھے ہیں اور باندھنے کے لئے ایک چھوٹا سا تسمہ بھی تھا۔ اندر کی طرف بٹوہ کے ڈھکنے پر صرف P. C (پی سی) لکھے ہوئے تھے اور اس کے اندر نصف چھٹانک سخت تمباکو بھرا ہوا تھا جیسا جہازی لوگ پیا کرتے ہیں۔

ہومس - بہت اچھا۔ پھر اور کیا باتیں معلوم ہوئیں۔

انسپکٹر ہاپکنس نے اپنی جیب سے شتری رنگ کے پٹو میں لپٹی ہوئی ایک نوٹ بک نکالی نوٹ بک کا بیرونی حصہ خستہ و بوسیدہ تھا اور کاغذوں کا رنگ بھی اڑ گیا تھا پہلے صفحہ پر حروف N. H. J اور تاریخ ۱۸۸۳ء لکھی ہوئی تھی۔ مسٹر ہومس نے نوٹ بک لیکر حسب معمول میز پر رکھدی اور اپنے خاص طریقہ پر بغور دیکھنا شروع کیا اور انسپکٹر ہاپکنس نے کھڑے ہو کر عقب سے شانہ پر گردن جھکا کر مسٹر ہومس کی کارروائی کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔

نوٹ بک کے دوسرے صفحہ پر حروف C. P. R چھپے ہوئے تھے۔ اس کے بعد چند ورق پر اعداد و شمار درج تھے۔ اس کے بعد ایک عنوان "ارجنٹائن" دوسرا "کوسٹاریکا" اور تیسرا "سان پالو" درج تھا اور پھر ایک کے آگے کچھ نہ کچھ عبارت۔ کچھ علامتیں اور کچھ اعداد و شمار درج تھے۔

ہومس۔ ان اندراجات سے آپ کیا سمجھے؟
انسپکٹر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف ہنڈیوں کے نمبر ہیں۔ میرے خیال میں حروف H.N.J کسی دلال کے نام کے حروف ہیں اور ممکن ہو کہ C.P.R اس کا کوئی موکل ہو۔
ہومس۔ لیکن C.P.R سے مطلب آپ "کینیڈین پیسفک ریلوے" کیوں نہیں لیتے۔

یہ الفاظ سنکر انسپکٹر بہت کچھ سٹ پٹایا اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر لاحول ولاقوۃ کہنے لگا۔
انسپکٹر۔ واللہ! میں بھی کس قدر بیوقوف واقع ہوا ہوں واقعی جو کچھ آپ فرماتے ہیں معاملہ اسی طرح ہے بس اب H.N.J کے دستخط رہ گئے جن سے ہم کو کچھ مطلب نکالنا باقی ہے میں اس سے پہلے ہنڈی بازار کے پرانے نمبروں کا مطالعہ کر چکا ہوں بلکہ ۱۸۸۳ء کے متعلق مجھے صراف میں یا کسی دلال کے یہاں ایسے نمبر نہیں ملے لیکن تاہم یہ معاملہ نہایت معنی خیز اور نتیجہ آور ہے۔ میرے خیال میں مسٹر ہومس تو یہ امر تسلیم کرینگے کہ یہ حروف اس دوسرے شخص کے دستخط ہیں جو موقعہ واردات پر موجود تھا۔ یعنی قاتل کے اور چونکہ ان اعداد وشمار کا تعلق بہت بڑی رقوم کی کفالتوں سے ہے اسلئے میرے خیال میں اس قتل کا تعلق بھی ان اعداد وشمار سے ضرور بالضرور کچھ ہوگا۔
اس وقت شرلاک ہومس کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہو رہی تھی کہ اس جدید انکشاف سے اس کی طبیعت کسیقدر الجھن میں پڑ گئی ہے۔
ہومس۔ میں تمھاری دونوں باتوں کو تسلیم کرتا ہوں اور اب میں یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ اس نوٹ بک کی وجہ سے میری رائے میں بھی تغیر واقع ہو گیا ہے کیونکہ نوٹ بک پنچایت نامہ کے وقت برآمد نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے میں نے اور کچھ رائے قائم کی تھی۔ بہرحال اب میری سابقہ رائے بدل گئی ہے اب یہ بتایئے کہ کیا آپ نے ان کفالتوں میں سے جو اس نوٹ بک میں درج ہیں کسی کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے؟
انسپکٹر۔ ہاں دفتروں میں تحقیقات کی جارہی ہے لیکن خیال یہ ہے کہ چونکہ یہ کفالتیں جنوبی

امریکہ کے معاملات سے تعلق رکھتی ہین اس لئے اُن کے حصہ دارون کا مکمل رجسٹر جنوبی امریکہ مین ہوگا - اور حصہ دارون کے نامون کا پتہ لگانے مین کم از کم کئی ہفتے لگین گے -

مسٹر ہومس نے اسی اثنا مین نوٹ بک کی بیرونی سطح کو اپنے آتشین شیشہ کی مدد سے بغور دیکھنا شروع کیا -

ہومس - دیکھئے اس جگہ کچھ مٹا ہوا نظر آتا ہے - کیونکہ رنگ مین تبدیلی ہوگئی ہے -

انسپکٹر - جی ہان ! خون کا دھبہ ہے - مین تو عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ نوٹ بک کمرہ کے فرش پر سے اٹھائی تھی -

ہومس - خون کا دھبہ اوپر تھا یا نیچے ؟

انسپکٹر - دفتیون کے نیچے والے حصہ مین تھا -

ہومس - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوٹ بک ارتکاب جرم کے بعد فرش پر گری تھی -

انسپکٹر - بیشک مسٹر ہومس ! یہ نکتہ میرے بھی ذہن مین آیا تھا اور میرے خیال مین اسیوقت آیا تھا کہ قاتل جلدی سے فرار ہوتے ہوئے اپنی یہ نوٹ بک گرا گیا ہے - یہ نوٹ بک کمرہ کے دروازہ کے پاس پڑی ہوئی تھی -

ہومس - میرا خیال یہ ہے کہ ان کفالتون مین سے کوئی بھی کفالت مقتول کی ملکیت نہین پائی گئی -

انسپکٹر - جی ہان کوئی نہین پائی گئی -

ہومس - کیا آپ کو اس معاملہ مین چوری کا بھی کچھ شبہ ہوتا ہو ؟

انسپکٹر - جی نہین ! اس لئے کہ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہین لگایا گیا -

ہومس - تو عزیز از جان مسٹر ہاپکنس ! یہ معاملہ واقعی ایک نہایت دلچسپ معاملہ ہے ہان تو برآمد شدہ چیزون مین ایک چھرا بھی ہے - ہے نا ؟

انسپکٹر - جی ہان نیام دار چھرا ہے جو ابھی تک نیام مین موجود ہے - وہ چھرا مقتول کے قدمون مین پڑا ہوا تھا - مقتول کی بیوی مسز کاریے نے شناخت کرکے بتایا ہے کہ وہ چھرا اُس کے شوہر کا تھا -

یہ سنکر مسٹر ہومس کچھ دیر تک بحر فکر مین غوطے کھاتے رہے -

ہومس۔ اچھا تو میرے خیال میں اب مجھے موقعہ پر چل کر تمام باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھنی پڑیں گی۔ بغیر اس کے کام نہیں چل سکیگا۔

مسٹر ہومس کے الفاظ سنتے انسپکٹر ہاپکنس نے ایک خوشی کا نعرہ مارا اور وہ فرط مسرت سے کھکھلا اٹھا۔

انسپکٹر۔ اگر ایسا ہوا تو میری طبیعت سے بہت بڑا بوجھ اتر جائے گا۔

ہومس۔ (انسپکٹر کی طرف انگلی اٹھا کر) ایک ہفتہ پیشتر یہ کام بہت آسان ہوتا لیکن ہونہ بھی میرا جانا بے سود نہ ہوگا ڈاکٹر واٹسن! اگر آپ کچھ وقت دے سکیں تو میں آپ کی صحبت سے بہت کچھ لطف اندوز ہوں گا۔ اچھا ہاپکنس اگر تم ایک چوپہیہ گاڑی طلب کر لو تو ہم پاؤ گھنٹہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائینگے۔



باب ۳

ناکردہ گناہ قاتل

ہم ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر اُتر کر چند میل تک اُن جھاڑیوں اور درختوں میں سے گذرتے رہے جو ایک پرانے گنجان جنگل کی باقیات الصالحات میں تھے کسی زمانے میں یہ اسقدر زبردست جنگل تہا کہ یہان اہل برطانیہ نے سیکسن قوم کے حملہ آورون کا ساٹھ برس تک مقابلہ کیا اور ملک کے اندرونی حصے مین گھسنے نہ دیا لیکن اب اس جنگل کے وسیع قطعات صاف کر دیے گئے ہین کیونکہ ملک مین سب سے پہلا کارخانہ آہن سازی یہین قائم ہوا تھا۔ اور جنگل کے درخت کاٹ کر لوہا بنانے مین جلا دیے گئے تھے لیکن اب شمال کی طرف اور زیادہ عمدہ لوہے کی کانین برآمد ہو چکی ہین اور حرفت آہن سازی کا مرکز یہان سے جا چکا اور منتقل ہو گیا ہے اور اب سوائے چھوٹی چھوٹی جھاڑیون اور کہین کہین تنا ور درختون کے کنج کے اور کچھ پچھلے نشانات مین سے نظر نہین آتا۔

یہان ایک قطعہ آراضی مین جہان سے جنگل صاف کر دیا گیا تھا۔ پہاڑی کے سرسبز و شاداب پہلو پر ایک لمبا اگر نیچا سنگین مکان بنا ہوا تہا جہان ایک پیچیدہ راستہ کے ذریعے جو کھیتون مین ہو کر گزرتا تہا پہونچتے تھے۔ سڑک کے قریب اور تین طرف جھاڑیون سے گھرا ہوا شاگرد پیشہ لوگون کا ایک مکان تہا جس کا ایک دروازہ اور ایک کھڑکی ہماری طرف تھی یہی موقعہ ارتکاب قتل کا تھا۔

انسپکٹر ہیٹلے ہاپکنس سب سے پہلے ہم کو مکان مین لیگئے اور وہان ایک پریشان صورت اور سفید بالون والی عورت سے ہماری ملاقات کرائی۔ یہ مقتول کی بیوی تھی اُسکے چہرے کی گہری جھریون، آنکھون کے سیاہ حلقون اور گھبرائی ہوئی صورت سے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ کس قدر عرصہ دراز تک آلام و مصائب اور بدسلوکیون کا شکار رہی ہو اور اُس نے کسقدر عرصہ تک سخت مصیبتین برداشت کی ہین۔ اس عورت کے ساتھ اُس کی بیٹی بھی

تھی جس کی پریشان آنکھیں خوف زدہ ہو کر میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ یہ لڑکی کہتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے بیحد خوش ہوئی اور خدا بھلا کرے دست قاتل کا جس نے ایک شیطان سے انکا پیچھا چھڑایا۔ واقعی بطرس کا لیٹے نے گھر بھر کا ناک میں دم کر دیا تھا اور گاؤں کا ایک متنفس بھی اُس سے خوش نظر نہیں آتا تھا۔ اس گھر میں گھسکر ہماری بھی طبیعت گھبرائی اور جیسے ہم گھر سے باہر نکل کر دوبارہ ہوا اور روشنی میں آئے تو ہم نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ مکان سے ہم اُس پگڈنڈی پر ہو لئے جو مقتول کی سلسل آمد و رفت سے کھیتوں میں بن گئی تھی۔

شاگردیشہ کا مکان ایک بہت ہی سادہ عمارت تھی۔ دیواریں لکڑی کے تختوں کی تھیں اور اوپر اکہری چھت تھی۔ ایک کھڑکی دروازے کے برابر اور دوسری مکان کے دوسرے سرے پر تھی۔ انسپکٹر ہاپکنس نے اپنی جیب سے کنجی نکالی اور قفل کھولنا چاہا۔ لیکن اُس کا ہاتھ دفعتہً رُک گیا۔ اور وہ حیرت زدہ ہو کر قفل کو دیکھنے لگا

انسپکٹر۔ جناب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز نے قفل کو چھیڑا ہے۔

اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا کہ کسی شخص نے ضرور قفل کو چھیڑا تھا۔ کیونکہ قفل کے برابر کی لکڑی کسیقدر کٹی ہوئی تھی۔ اور خراشوں کی وجہ سے لکڑی کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ جو اندر سے سفید نظر آرہی تھی اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ خراشیں بہت تازہ ہیں۔ اسی اثنا میں مسٹر ہومس کھڑکی کا معائنہ کرتے رہے۔

ہومس کسی شخص نے کھڑکی کو توڑنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن خواہ وہ کوئی بھی ہو لیکن مکان کے اندر نہیں جا سکا۔ اگر وہ شخص کوئی چور ہے تو ضرور اناڑی ہو۔

انسپکٹر۔ یہ بالکل عجیب و غریب بات ہوئی میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ دروازہ اور کھڑکی پر یہ نشانات کل نہیں تھے۔

ہیں۔ ممکن ہو گاؤں میں سے کسی شوقین چھوکرے نے یہ حرکت کی ہو اور وہ اندر کی حالت دیکھنا چاہتا ہو۔ کیوں آپ کا کیا خیال ہو۔

انسپکٹر۔ قیاس تو یہ نہیں کہتا کیونکہ گاؤں والوں میں بہت ہی کم آدمی ایسے ہوں گے جو دروازہ یا کھڑکی توڑنا تو درکنار جو اس میدان میں بھی قدم رکھنے کا حوصلہ کر سکیں کیوں

مسٹر ہومس! آپ کا کیا خیال ہے؟

ہومس - میرا خیال یہ ہو کہ اس وقت ہمارا مقصد سامنے ہے۔
انسپکٹر - کیا آپ کا مطلب یہ ہو کہ وہ شخص پھر یہان آئے گا؟
ہومس - بہت ممکن ہو - وہ شخص یہان اس خیال سے آیا تھا کہ کمرہ کا دروازہ کھلا ہوگا - لیکن بدقسمتی سے دروازہ بند ملا - اس نے ایک بہت ہی چھوٹے قلم تراش چاقو کی نوک سے دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھل سکا - اب آپ خود سمجھ لیجئے کہ وہ کیا کرے گا۔
انسپکٹر - بس یہی کرے گا کہ آج رات کو زیادہ کارآمد اوزار لیکر یہان آئے گا۔
ہومس - یہی قیاس میرا بھی ہے - بس اب اگر ہم اس دوست کا خیر مقدم کرنے کے لئے اس جگہ موجود نہ ہوے تو یہ ہمارا ہی قصور ہوگا - خیر فی الحال ذرا مجھے اس کمرے کے اندر کا معائنہ کرنے دو - مین بھی تو دیکھون کیا معاملہ ہے۔
انسپکٹر ہاپکنس نے کنجی سے کمرے کا مضبوط قفل کھولا - اور ہم لوگ اندر داخل ہوئے - لاش تو کمرے سے ہٹادی گئی تھی لیکن کمرے کے اندر کا تمام سامان بدستور اپنی اپنی جگہ قائم تھا۔
مسٹر ہومس کمرے کے در و دیوار فرش چھت اور تمام سامان کو دو گھنٹے کامل نہایت غور و خوض سے دیکھتے رہے - انھون نے ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ دیکھا - لیکن اُن کے چہرہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ معائنہ سے انکو کسی قسم کی کامیابی حاصل نہین ہوئی - صبر و ضبط کے ساتھ انکی تفتیش کا سلسلہ جاری رہا اور اس دوران مین وہ صرف ایک مرتبہ رکے -
ہومس - مسٹر ہاپکنس! کیا تم نے اس تختہ پر سے کوئی چیز اٹھائی ہو؟
انسپکٹر - جی نہین مین نے کسی چیز کو ہاتھ نہین لگایا۔
ہومس - یہان سے ضرور کوئی چیز لی گئی ہے - کیونکہ یہ دیکھو تختہ کے اس طرف بمقابلہ اور طرفون کے گرد و غبار بہت کم ہے - ممکن ہے وہ چیز لی گئی ہے ایک کتاب ہو جو تختہ پر سیدھی رکھی ہوئی ہو - اور یہ بھی ممکن ہو کہ وہ کوئی چھوٹا سا بکس ہو - بس اس سے زیادہ مین اور کچھ نہین کہہ سکتا - آؤ واٹسن! چند گھنٹے کے لئے اس جنگل کی سیر کرین - اور مرغان خوش الحان کی نغمہ سرائیون اور گل و ریاحین کے رنگ و بو سے طبیعت کو فرحت دین - ہاپکنس ہم تھوڑی دیر بعد تم سے آملین گے اور اس وقت دیکھین گے کہ جو حضرت کل رات یہان تشریف لائے تھے آن سے آج بھی آپ کی ملاقات ہوتی ہو یا نہین۔

الغرض ہم نے اپنا تمام وقت جنگل مین ادہر ادہر پھر کر اور خودرو پھولون کی قدرتی بہار دیکھ کر گزارا۔ اس کے بعد رات ہو گئی اور ہم پھر موقعہ پر چلے آئے۔ رات کے ۱۱ بجے بعد ہم سب کمرہ کے ادہر ادہر کمینگاہ مین بیٹھے۔ ہاپکنس کا خیال یہ تہا کہ کمرے کا دروازہ یونہی کھلا چھوڑ دیا جائے لیکن مسٹر ہومس کا خیال یہ تہا کہ اگر ایسا کیا گیا تو شخص اجنبی کے دل مین کھٹکا پیدا ہو جائے گا۔ دروازہ کا قفل بہت سادہ تہا اور اس کے کھولنے کے لئے صرف ایک مضبوط نوکدار چیز کافی تھی۔ علاوہ ازین ہومس کی رائے یہ بھی تھی کہ ہم لوگون کو کمرے کے اندر نہین بلکہ کمرے کے باہر جھاڑیون مین چھپ کر گھات مین رہنا چاہیئے اور ایسی گنجان جھاڑیان کھڑکی کے قریب بہت سی تھین۔ اس صورت مین ہم شخص اجنبی کی ہر حرکت کو بخوبی دیکھ سکین گے۔ اور اگر اس نے روشنی کی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس کا حلیہ کیا ہے اور وہ رات کے وقت ایسی مخدوش جگہ کیا کرنے آیا ہے۔

اس کے بعد انتظار کی گھڑیان بہت بیقراری سے گزرین۔ ہماری حالت بعینہ ایسی شکاری جیسی تھی جو رات کے وقت مچان پر بیٹھ کر شکار کی آمد کا منتظر رہے اور اس کا دل بار بار بے قرار ہو کر یہ کہے کہ شکار اب آیا۔ اب آیا۔ اب ہم کو یہ دیکھنا تھا کہ وہ شخص کون ہے جو رات کی تاریکی مین سے نکل کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ دنیائے جرائم کے گنجان جنگل کا کوئی پلنگ تیز چنگال ہو جس سے پوری طرح لڑ بھڑ کر مقصد بر آری ہو یا کوئی کمزور لومڑی یا چالاک گیدڑ ہو جو کسی شیر کا پس خوردہ کھانے آیا ہو۔

الغرض نہایت سکون و سکوت کے ساتھ ہم جھاڑیون مین بیٹھے ہوے اپنے شکار کی آمد کے منتظر رہے۔ اول اول تو دور سے آنے والے دیہاتیون کے پاؤن کی آہٹ سنائی دیتی رہی پھر بھی کبھی گاؤن کی طرف سے کوئی کوئی آواز کانون مین آتی رہی لیکن رفتہ رفتہ جب یہ سب باتین ختم ہو گئین۔ رات کا سناٹا طاری ہونے لگا۔ کبھی کبھی گرجا کے گھنٹے کی آواز کان مین ضرور آ جاتی تھی جس سے معلوم ہو جاتا تہا کہ رات کے کے بجے ہین۔ اتنے مین بدلی آئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ لیکن ہم اپنی کمینگاہ مین خاموش بیٹھے رہے۔

اس کے بعد رات کے اڑہائی بجگئے۔ یہ رات کا تاریک ترین وقت تہا۔ لیکن عین اسوقت پھاٹک کھلنے اور بند ہونے کی آواز ہمارے کانون مین آئی۔ کوئی شخص پھاٹک کھولکر اندر داخل ہوا تہا ۔۔۔ اس وقت راستہ پر دبے پاؤن آ رہا تہا۔ اس کے بعد تہوڑی دیر تک

پھر خموشی طاری رہی۔ اور میرے دل میں اس وقت خواہ مخواہ شبہ پیدا ہوا کہ کوئی شخص نہیں آیا بلکہ وہ محض ہمارا وہم وخیال تھا لیکن اس کے بعد کمرے کے عقب میں کسی کے دبے پاؤں چلنے کی آہٹ سنائی دی اور اس کے بعد دھات سے دھات ٹکرانے اور جھنکار کی آواز کانوں میں آئی۔ وہ شخص قفل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مرتبہ یا تو اس شخص نے زیادہ ہنرمندی سے کام لیا یا اس کا اوزار زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ دفعتاً کھٹکے کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک دیا سلائی جلائی۔ اور پھر لمحہ بھر بعد کمرے میں ایک موم بتی کی روشنی نظر آنے لگی۔

یہ اجنبی شخص ایک نوجوان چھریرے جسم کا آدمی تھا بلکہ اسے لاغر اندام اور کمزور کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس کی مونچھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں اور اس کے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اس نوجوان کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس شخص کی حالت کچھ اس قدر پست اور درماندہ تھی کہ اس کو دیکھ کر دل میں رحم آتا تھا۔ وہ اس قدر کمزور تھا کہ اس کا تمام جسم سردی کے مارے کانپ رہا تھا۔ اور اس کے دانت بج رہے تھے۔ اس کے کپڑے ضرور شریفانہ تھے اور وہ صورت شکل اور وضع قطع سے جنٹلمین نظر آتا تھا۔

ہم نے اسے دیکھا کہ وہ خوف زدہ نظروں سے کمرے کے اندر ادھر ادھر کسی چیز کی تلاش کر رہا ہے اس کے بعد اس نے موم بتی میز کے ایک کنارہ پر رکھ دی اور کمرے کے ایک گوشہ میں جا کر ہماری نظروں سے غائب ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کتاب لیکر واپس آیا وہ جہاز کے حساب کی ایک کتاب تھی۔ جو الماری کے تختہ پر رکھی ہوئی تھی۔ میز پر جھک کر اس نے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کی حتیٰ کہ وہ ایک ایسے اندراج تک پہنچا جس کی اس کو تلاش تھی۔ بعد ازاں اس کے چہرے پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے جھنجھلا کر وہ کتاب بند کر دی۔ اور جہاں سے اٹھا کر لایا تھا اسی کونہ میں رکھ آیا۔ اور پھر آکر روشنی گل کر دی۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا۔ لیکن نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ انسپکٹر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا۔ اس کے منہ سے خوف اور چیخ کی آواز نکلی اور اس نے خود کو پولیس کے ہاتھ میں گرفتار پایا۔ موم بتی دوبارہ جلائی گئی۔ نوجوان ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور انسپکٹر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن میں پیوست ہو گیا تھا۔ وہ گھبرا کر سمندری آلات کے صندوق پر بیٹھ گیا اور حیران ہو کر ہم لوگوں کی صورتیں تکنے لگا۔

انسپکٹر - اچھا بتاؤ میرے دوست تم کون ہو اور یہان کیا کرنے آئے ہو؟

گرفتار شدہ نوجوان نے اپنے حواس کسی قدر درست کئے اور بہت بڑی کوشش کے بعد اپنی حالت درست کرکے اس طرح ہم کلام ہوا۔

شخص - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ پولیس کے سراغرسان ہین اور آپ کا یہ خیال ہوگا کہ میرا تعلق کپتان پیٹر کارے کے قتل سے ہوگا۔ لیکن یہ خیال آپ کا غلط ہو۔ مین اس معاملہ مین قطعی بے گناہ ہون۔

انسپکٹر - خیر یہ تو دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ کا نام کیا ہو؟

شخص - میرا نام جان ہوپلے نیلیگان ہو۔

یہ سنکر شرلاک ہومس اور انسپکٹر ہاپکنس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

انسپکٹر - تم یہان کیا کرنے آئے تھے؟

شخص - کیا بیان کے طور پر بتاؤن؟

انسپکٹر - نہین ہرگز نہین۔

شخص - تو پھر مین آپکو بتاؤن ہی کیون؟

انسپکٹر - اگر آپ کچھ جواب نہین دینگے تو یہ بات مقدمہ مین آپ کے خلاف پڑے گی۔

نوجوان قیدی نے سر ہلایا اور کچھ سوچنے لگا۔

شخص - خیر مین آپ سے تمام باتین عرض کئے دیتا ہون اور کوئی وجہ بھی نہین کہ مین بیان نہ کرون لیکن بات یہ ہے مین یہ بھی پسند نہین کرتا کہ اُس پرانے فضیحتہ مین الجھ جاؤن۔ کیا آپنے کبھی ڈاسن اینڈ نیلیگان کا نام سنا ہو؟

ہاپکنس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تہا کہ اُنھون نے یہ نام کبھی نہین سنا تھا لیکن مسٹر ہومس اس معاملہ مین بہت گہری دلچسپی لے رہے تھے۔

ہومس - کیا آپ کا مطلب اُن مغربی ساہوکارون سے ہے جنکو دس لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا اور اُنھون نے علاقہ کارنوال کے کم از کم نصف دیہاتی گھرانون کو تباہ کردیا اور پھر نیلیگان غائب ہوگیا۔

شخص - جی ہان وہی۔ نیلیگان میرے والد تھے۔

اب ہم کو بعض باتین معقول معلوم ہونے لگین لیکن ایک مفرور ساہوکار نیلیگان اور کپتان پیٹر کی

اور کپتان پیٹر کارے کے قتل کے درمیان قرنون کا فاصلہ تہا لیکن ہم نوجوان کی باتین بغور سنتے رہے۔

شخص۔ الغرض جس کا اس معاملہ سے تعلق تہا وہ میرے والد ہی تھے مسٹر ڈاسن گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ میری عمر اس وقت صرف دس برس کی تھی لیکن اس نقصان کا صدمہ اٹھانے اور اس بدنامی کی شرم محسوس کرنے کا مجکو کافی شعور تہا۔ لوگ ہمیشہ یہ کہا کئے کہ میرے والد نے تمام کفالتین چرالین اور فرار ہوگئے لیکن یہ بات صحیح نہین ہے۔ میرے والد کا خیال تھا کہ اگر انکو اتنا وقت ملجائے کہ وہ تمام کفالتون کی قیمتین وصول کرلین تو تمام معاملہ ٹھیک ہوجائے گا اور شخص کو اس کا پورا روپیہ مل جائے گا چنانچہ وہ اپنے چھوٹے سے تفریحی جہاز مین سوار ہوکر ملک ناروے کو روانہ ہوگئے۔ ابھی ان کی گرفتاری کا وارنٹ بھی نکلنے نہین پایا تہا۔ مجھے وہ آخری شب خوب یاد ہے جب وہ میری والدہ سے رخصت ہوئے۔ انھون نے ہمارے پاس ان کفالتون کی ایک فہرست چھوڑی جو وہ اپنے ساتھ لیجا رہے تھے۔ اور وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ اپنے نام سے بدنامی کا دھبہ مٹا کر واپس آئینگے اور انشاء اللہ کسی شخص کو نقصان نہین پہونچے گا۔ الغرض وہ تشریف لے گئے لیکن اس کے بعد انکی نسبت کوئی خبر نہین سنی گئی۔ میرے والد اور ان کا تفریحی جہاز دونون غائب ہوگئے۔ نہ معلوم انکو زمین کہا گئی یا آسمان کسیکو کچھ خبر نہین۔ میرا اور میری والدہ کا خیال ہے کہ میرے والد اور ان کا جہاز معہ تمام ان کفالتون کے جو ان کے پاس تہین غرق ہوگئے اور اب سمندر کی تہ مین پڑے ہوے ہین لیکن ہمارا ایک شخص نہایت وفادار دوست نکلا جو ایک کاروباری آدمی ہے اس نے کچھ عرصہ ہوا بتایا کہ ان کفالتون مین سے جو میرے والد اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ بعض کفالتین لندن کے بازار مین پھر نمودار ہوگئی ہین آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ خبر سنکر ہم لوگون کو کس قدر حیرت ہوئی ہوگی۔ کئی مہینہ سے مین ان کفالتون کا پتہ لگانے کی فکر مین ہون اور بالآخر سخت مشکلات کے بعد مجکو اتنا پتہ چلا کہ ان کفالتون کا اصلی فروخت کرنیوالا اس گھر کا مالک کپتان پیٹر کارے تہا۔

اب قدرتاً مین نے اس معاملہ مین تحقیقات شروع کردی۔ چنانچہ مجکو معلوم ہوا کہ یہ شخص وہیل مچھلی کا شکار کھیلنے والے ایک جہاز کا کپتان تہا جو بحر قطب شمالی سے اسی زمانہ مین واپس آنے والا تہا جبکہ میرے والد اپنے تفریحی جہاز مین ملک ناروے کو روانہ ہوے تھے اس موسم سرما مین تمام زمانہ طوفانی رہا تھا اور ملک مین کئی بار طوفان باد و باران اور برف باری نمودار ہوگئے—

ممکن ہے ان طوفانون کی وجہ سے میرے والد کا ہلکا جہاز راہ سے علیحدہ ہوکر شمالی سمندر ون مین جا پھنسا ہو۔ اور وہان اس کپتان پیٹر کارے کے جہاز سے ملا ہو۔ اگر واقعی ایسا ہوا تھا تو پھر میرے والد کا کیا حشر ہوا؟ بہرحال اگر مین کپتان پیٹر کارے کے بیانات سے یہ بات ثابت کر سکتا کہ بازار مین وہ کفالتین کیونکر پہونچین تو یہ بات ثابت ہو جاتی کہ میرے والد نے ان کفالتون کو فروخت نہین کیا۔ لہذا جب وہ ان کفالتون کو لیکر روپوش ہو گئے تھے تو ان کا کوئی خود غرضانہ مقصد نہین تھا۔

لہذا مین اس کام کے لئے سسکس آیا اور چاہا کہ کپتان مذکور سے ملاقات کرون۔ لیکن افسوس کہ اسی زمانہ مین کپتان مذکور کی ہولناک موت واقع ہوئی۔ مین نے پنچائت نامہ کی رپورٹ مین اس کے کیبن کا کچھ حال پڑھا تھا۔ جس مین یہ بھی لکھا تھا کہ کپتان کے جہاز کے متعلق جو سمندری حساب کتاب کے رجسٹر ہین وہ وہان بجنسہ موجود ہین۔ لہذا میرے دل مین خیال آیا کہ اگر مین ان رجسٹرون سے یہ بات معلوم کر سکون کہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء مین سی یونی کارن نامی جہاز پر کیا واقعہ گذرا تھا تو مجھے اپنے والد کے پراسرار حشر کا کچھ حال ضرور معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ مین نے کل رات یہان آکر کیبن کا دروازہ کھولنا چاہا تھا کہ ان رجسٹرون کو دیکھون لیکن دروازہ نہ کھل سکا آج کی رات مین پھر آیا اور دروازہ کھولنے مین کامیاب ہو گیا لیکن رجسٹر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ماہ اگست کے متعلق جسقدر اندراجات تھے ان کے اوراق رجسٹر مین سے کسی نے پھاڑ لئے ہین بس اسی وقت مین آپ لوگون کے پنجہ مین گرفتار ہو گیا۔

انسپکٹر۔ بس یہی کہنا تھا یا کچھ اور بھی بیان کرتا ہو؟

شخص۔ جی ہان بس جو کچھ تھا وہ یہی تھا۔

انسپکٹر۔ بس اور کچھ کہنا نہین ہو۔

شخص (کسیقدر پس و پیش کے بعد) بس اور کچھ کہنا نہین۔

انسپکٹر۔ تم یہان کل رات سے پہلے کبھی نہین آئے تھے۔؟

شخص۔ کبھی نہین۔

انسپکٹر۔ تو پھر تم اس چیز کے متعلق کیا جواب دے سکتے ہو۔؟

یہ کہہ کر انسپکٹر ہاپکنس نے وہ نوٹ بک نکال کر دکہائی جسکے پہلے صفحہ پر ہمارے قیدی کے [illegible] حروف لکھے تھے اور جسکے ایک گوشہ پر خون کا دھبہ تھا یہ نوٹ بک دیکھتے ہی وہ

بدقسمت آدمی چکرایا اور بیٹھ گیا۔ اُس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے اور اس کا تمام جسم ا
بید کی طرح کانپنے لگا۔

شخص۔ یہ نوٹ بک آپ کو کہاں ملی۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ کہیں ہوٹل میں گم ہوگئی ہو۔

انسپکٹر۔ بس جناب کا اسیقدر بیان کافی ہے اب جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ آپ عدالت میں بیان کریں۔ اب آپ مہربانی کرکے میرے ساتھ خراماں خراماں ذرا تھانہ تک تشریف لیچلیں۔

(شرلاک ہومس سے) اچھا مسٹر ہومس! میں آپ کی کوششوں کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے میری وجہ سے اسقدر زحمت اٹھائی۔ اور ڈاکٹر واٹسن صاحب میں جناب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب نے مجھے میرے کام میں ہر طرح مدد پہونچائی لیکن اتفاق کی بات ہے کہ معاملہ نے دوسرا رُخ اختیار کیا۔ اور آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ اور میں اس معاملہ کو موجودہ کامیاب نتیجہ تک بغیر آپ صاحبان کی مدد کے ہی پہونچا سکتا تھا۔ لیکن باین ہمہ میں آپ دونوں حضرات کا بیحد ممنون ہوں۔ میں نے آپ دونوں صاحبان کے لئے براعب لیٹائی ہوٹل میں کمرے مخصوص کرا دیے ہیں لہذا اب ہم سب صاحب ٹہلتے ٹہلتے گاؤں تک چل سکتے ہیں۔

یہ کہکر ہم وہاں سے مع نوجوان قیدی کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے ہم دونوں تو ہوٹل میں ٹھہر گئے اور ہاپکنس اپنے ملزم کو ساتھ لیکر تھانہ کی طرف روانہ ہوگیا۔



باب (۴)

حیرت انگیز گرفتاری

اگلے روز صبح کو ہم گاؤن کے ہوٹل سے ضروریات سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے تو اثنائے راہ میں مسٹر شرلاک ہومس نے مجھ سے سوال کیا۔

ہومس۔ کہیے ڈاکٹر واٹسن! اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

میں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اس معاملہ میں کسی بات میں مطمئن نہیں ہوئے۔

ہومس۔ نہیں میرے دوست واٹسن! مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے۔ لیکن اسی کیساتھ جن طریقوں پر اسٹینلی ہاپکنس حل کر رہے ہیں وہ میرے دل کو نہیں بھاتے مجھے تو ہاپکنس کے طریقہ تفتیش سے مایوسی ہو گئی ہے۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ میرے شاگرد رشید ثابت ہونگے اور میرے سائنٹفک طریقوں سے کام لینا سیکھیں گے۔ لیکن اب میں ان کی طرف سے قطعی مایوس ہو گیا ہوں۔ تفتیش کنندہ کو چاہیئے کہ عقدہ کو حل کرنے کی کوئی ممکن صورت دریافت کرے۔ اور اسی کے مطابق واقعات کو ترتیب دے۔ یا واقعات سے اس خیال کی تردید کرے۔ اور پھر کوئی دوسرا ممکن طریقہ سوچے۔ تفتیش جرائم کے لئے یہ اولین اصول ہے۔

میں۔ پھر آپ کے نزدیک اس معاملہ کے حل کی دوسری صورت کیا ہے؟

ہومس۔ وہ صورت جو میں نے اپنے دل میں قائم کی ہے اور جسپر میں اپنے دل میں استدلال کر رہا ہوں۔ میں ابھی اپنا خیال بیان نہیں کرونگا۔ نہ کوئی بات بتاؤں گا۔ لیکن میں اس خیال کو آخر درجہ تک پہونچا کر چھوڑوں گا۔

الغرض ہم دونوں خیر و عافیت کے ساتھ لنڈن واپس آ گئے۔ یہاں مکان پر مسٹر ہومس کیلئے چند خطوط رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خط مسٹر ہومس نے اٹھا کر کھولا۔ مضمون پر نظر ڈالی اور فرط مسرت سے کھلکھلا اٹھے۔

ہڈسن - خوب رہے مسٹر واٹسن! خوب رہے!! میرا قائم کردہ نظریہ صحیح ہوتا جاتا ہے - کیا کوئی تار فارم موجود ہے - ذرا مہربانی کرکے میری طرف سے دو تاروں کے مضمون دلچسپ اور لکھو -

بنام سمنر گماشتہ جہازات رٹیکلیف ہائوسے

فوراً تین آدمی روانہ کرو جو یہاں کل صبح ۱۰ بجے آجائیں

مرسلہ

بیسل

اس علاقہ میں میں نے اپنا نام کپتان بیسل مشہور کر رکھا ہے - اچھا دوسرا تار لکھو -

بنام انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس نمبر ۴۶ لارڈ اسٹریٹ برکسٹن

کل صبح ۱/۲ ۹ بجے یہیں ناشتہ کرو - ضروری کام ہے اگر نہ آسکو تو بواپسی تار اطلاع دو -

مرسلہ

شرلاک ہومس

واٹسن! یہ کمبخت معاملہ مجھے گذشتہ دس یوم سے پریشان کر رہا ہے اب میں اس کو اپنے سامنے سے ہمیشہ کے لئے دور کئے دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کل اس واقعہ کی نسبت آخری بات سننے میں آئیگی -

دونوں تار بھیجدیئے گئے - اور وہ رات ہم کو مکان پر بآرام گذری اگلے روز عین مقررہ وقت پر انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس تشریف لائے - آج مسٹر ہڈسن نے ناشتہ بھی خوب پرتکلف تیار کیا تھا - ہم سب ملکر کھانے بیٹھ گئے - آج نوجوان سراغرساں بھی بہت خوش تھا کیونکہ وہ اس معاملہ میں خود کو کامیاب سمجھے ہوئے تھا انتے میں ہومس نے چھیڑ خانی اٹھائی -

ہومس۔ کیا واقعی آپ کے خیال میں جو حل اس معاملہ کا ابتک ہوا ہے وہ قطعی ہے؟

انسپکٹر۔ اس سے بہتر اور مکمل حل میرے خیال میں اور کوئی نہیں آسکتا۔

ہومس۔ لیکن میری نظروں میں تو وہ مکمل نہیں ہے نہ دل کو اطمینان ہوتا ہے۔

انسپکٹر۔ آپ میری حیرانی میں اضافہ کر رہے ہیں اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہیئے۔

ہومس۔ کیا آپ کا استدلال ہر بات پر پورا اُترتا ہے؟

انسپکٹر۔ یقیناً! مجھے معلوم ہے کہ نوجوان نیلیگان اُسی روز گاؤں کے ہوٹل میں آکر مقیم ہوا تھا جس روز قتل کی واردات ہوئی۔ وہ گالف کھیلنے کے بہانہ سے وہاں آیا۔ وہ ہوٹل کی زیرین منزل میں رہتا تھا۔ جہاں سے وہ ہر وقت اور جب چاہے باہر آجا سکتا تھا۔ اُسی روز رات کو وہ کیبن میں گیا اور پیٹر کارے سے اُس نے ملاقات کی۔ دونوں میں جھگڑا ہوگیا۔ نوجوان نے مچھلی مارنے کے نیزہ سے کپتان کو مار ڈالا۔ بعد ازاں اپنی حرکت سے خوف زدہ ہوکر وہ گھبراہٹ کی حالت میں کمرے سے نکلکر بھاگا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی نوٹ بک گر پڑی۔ یہ نوٹ بک وہی ہے جو نوجوان اپنے ساتھ لایا تھا تاکہ کپتان پیٹر کارے سے کفالتوں کے متعلق دریافت کرے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض نمبروں پر صاد کا نشان موجود ہے اور بہت سے نمبر خالی ہیں۔ جن نمبروں پر نشان موجود ہو اُن کا پتہ لندن کے بازار میں لگ چکا ہے باقی کپتان کے قبضہ میں ہوں گی اور نوجوان نیلیگان خود ہی بیان کر چکا ہے کہ وہ اپنے والد کے نام سے بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے اُن کفالتوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ فرار ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک دوبارہ کمرے میں آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن وہ بالآخر پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے قفل شکنی پر مجبور ہوا۔ اب اس سے زیادہ صاف اور واضح معاملہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

یہ سنکر مسٹر ہومس مسکرائے اور انھوں نے اپنا سر ہلایا۔

ہومس۔ مسٹر ہاپکنس! مجھے آپ کے نظریہ میں صرف یہ قباحت نظر آتی ہے کہ وہ شروع ہی سے ناممکن ہے۔ آپ یہ بتلایئے کہ کیا آپ نے کبھی اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ بضرب واحد کسی لاش سے ہارپون پار کردیں۔ غالباً نہیں کی ہوگی۔ بس عزیز من ایسی باتیں تو ہیں جن پر آپ کو توجہ کرنی لازم ہے۔ میرے عزیز دوست واٹسن بتلا سکتے ہیں کہ میں نے صبح کا تمام وقت ایک ذرا سی کوشش میں صرف کیا۔ یہ کام آسان نہیں ہے اسکے

لئے طاقتور بازو اور مشاق ہاتھ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی خیال کیجیے کہ قاتل نے ایسی کاری ضرب لگائی تھی کہ نیزہ سینہ سے پار ہو کر کئی انچ پیچھے کی دیوار کے تختہ میں جا گھسا تھا۔ تو کیا آپ کے نزدیک یہ مرا ہوا نوجوان اس قدر قوی بازو تھا کہ وہ اسقدر کاری ضرب لگا سکتا تھا۔ اور کیا یہی وہ شخص ہو سکتا تھا جو آدھی رات کے وقت کپتان پیٹر کیری کے ساتھ رم شراب کے خم میں غوطے کھاتا رہا تھا۔ اور کیا دو رات پہلے جس شخص کا سایہ کھڑکی کے پردے پر دیکھا گیا تھا۔ نہیں نہیں مسٹر ہاپکنس یہ باتیں بعید از قیاس ہیں۔ قاتل کوئی اور شخص ہے۔ اور وہ اس زندہ دل نوجوان سے زیادہ طاقتور اور قوی بازو شخص ہے جس شخص کی تلاش ہم پر لازم ہے۔

جوں جوں یہ الفاظ مسٹر ہومس کی زبان سے نکلتے جاتے تھے انسپکٹر ہاپکنس کا چہرہ اترتا جاتا تھا اس نے جو خیالی قلعہ اپنے دل میں تعمیر کر رکھا تھا وہ زمین پر سجود ہو گیا تھا اور اسکے تمام منصوبے اور خیال آرائیاں خاک میں مل گئی تھیں لیکن ابھی وہ اپنے خیال پر قائم تھا اور ہرگز نہیں چاہتا کہ بغیر بحث کئے وہ نظریہ اپنے دل سے دور کرے۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! آپ اس سے تو انکار کر ہی نہیں سکتے کہ اس روز رات کو نوجوان نیلیگن وہاں موجود تھا۔ یہ نوٹ بک خود اس بات کو ثابت کر رہی ہے اور میرے خیال میں میرے پاس اس قدر کافی ثبوت موجود ہے کہ خواہ آپ شہادت میں کتنے ہی رخنے ڈالیں لیکن صاحبان جیوری کو شہادت ثبوت پر کافی اطمینان ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں مسٹر ہومس! جس شخص کی مجکو ضرورت تھی وہ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اب بتائیے کہ وہ آپ کا خونخوار اور قوی بازو شخص کون ہے اور کہاں ہے؟

ہومس (سنجیدگی سے) میرے خیال میں وہ شخص اس وقت ہمارے مکان کے زینہ پر ہوگا۔ اور ہاں ڈاکٹر واٹسن! میرے خیال میں آپ اپنا ریوالور اس وقت ایسی جگہ اٹھا رکھیں جہاں بوقت ضرورت آپ کا ہاتھ پڑ سکے۔

یہ کہکر مسٹر ہومس اپنی کرسی پر سے اٹھے اور برابر والی میز پر ایک لکھا ہوا کاغذ رکھدیا اس کے بعد وہ ہم سے مخاطب ہوئے۔

ہومس۔ لو بس اب ہم تیار ہیں۔

کمرہ سے باہر گنواری لب و لہجہ میں کچھ گفتگو کی آوازیں آ رہی تھیں تھوڑی دیر بعد مسز ہڈسن

کمرہ میں داخل ہوئی اور بیان کیا کہ تین آدمی کپتان بیسل کو پوچھتے آ گئے ہیں۔

ہومس۔ ان تینوں کو ایک ایک کر کے کمرے میں بھیجدو۔

پہلا شخص جو کمرے میں داخل ہوا وہ ایک سرخ و سفید پستہ قد اور لاغر اندام آدمی تھا۔ اُس کی ڈاڑھی اور مونچھیں سفید تھیں اُس کو دیکھ کر مسٹر ہومس نے اپنی جیب سے ایک خط نکالا۔

ہومس۔ آپ کا نام؟

شخص جیمس لنکاسٹر!

ہومس۔ مسٹر لنکاسٹر! مجھے افسوس ہے کہ اسامی پُر ہو گئی لیکن مجھے آپ کی زحمت کشی کا معاوضہ میں اس صورت میں دے سکتا ہوں۔ یہ لیجئے نصف پونڈ کا سکہ۔ اب مہربانی فرما کر آپ پہلو والے کمرے میں تشریف لیجا کر بیٹھیں۔

دوسرا شخص داخل ہوا۔ یہ بھی ایک طویل القامت لیکن لاغر اندام شخص تھا اُس کے رخسار گرے ہوئے اور اُس کے بال سفید تھے اس شخص کا نام ہیو پاٹنس تھا۔ مسٹر ہومس نے اس شخص کو بھی وہی اطلاع دی جو پہلے شخص کو دی گئی تھی اور اُس کو بھی معاوضہ میں نصف پاونڈ دیا اور دوسرے کمرے میں بٹھا دیا۔

اس کے بعد تیسرا شخص داخل ہوا۔ اس شخص کا حلیہ قابل دید تھا۔ اُس کے چہرے سے خونخواری اور سفاکی برس رہی تھی وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کوئی خونخوار بلڈاگ کتا اس کے چہرے پر داڑھی بھی تھی اور سر کے بال کسیقدر پریشان اور ژولیدہ تھے اُس کی دونوں آنکھیں چمکدار تھیں جن میں کبھی کبھی وحشت اور درندگی کی جھلک بھی نمودار ہو جاتی تھی۔ اس شخص نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ملاحوں کی طرح ٹوپی اتار کر سلیقہ سے کھڑا ہو گیا۔

ہومس۔ آپ کا نام؟

شخص۔ پیٹرک کیرنس!

ہومس۔ آپ ہارپون چلانے والوں میں ہیں نا؟

شخص۔ جی ہاں میں نے وہیل مچھلی کے شکار کے لئے ۲۶ مرتبہ جہاز میں سفر کیا ہے۔

ہومس۔ غالباً شہر ڈنڈی سے؟

شخص۔ جی ہاں حضور!

ہومس۔ اور اب آپ جہاز میں بحر قطب شمالی کی تلاش کے لئے جانے کو تیار ہیں؟

شخص۔ جی ہاں حضور!

ہومس۔ تنخواہ آپ کیا لینگے؟

شخص۔ آٹھ پونڈ ماہوار۔

ہومس۔ کیا آپ فوراً روانہ ہوسکتے ہیں؟

شخص۔ ہاں وردی اور کپڑا اٹھا لیتے ہی روانہ ہوجاؤں گا

ہومس۔ آپ کے کاغذات آپ کے پاس موجود ہیں؟

شخص۔ ہاں حضور ہیں۔

یہ کہتے ہی اُس شخص نے اپنی جیب سے پرانے میلے کچیلے اور چکنا لگے ہوئے کاغذوں کا ایک بنڈل نکالا اور مسٹر ہومس کے حوالہ کیا۔ اُنھوں نے اُن کاغذات کو بغور دیکھا اور پھر واپس کر دیے۔

ہومس۔ بس آپ ہی جیسے شخص کی مجکو ضرورت ہے۔ یہ لیجیئے میز پر اقرار نامہ رکھا ہوا ہے اگر آپ اس کاغذ پر دستخط کر دیں تو بس تمام معاملہ طے ہوگیا۔

ملاح نے قدم بڑھایا اور کمرے میں گزر کر میز پر سے قلم اٹھایا اور کاغذ کی طرف دیکھکر بولا۔

شخص۔ کیا یہاں دستخط کروں؟

مسٹر ہومس ملاح کی طرف بڑھے اور اُسکے پیچھے کھڑے ہو گئے وہ شخص بے فکری کے ساتھ میز پر جھکا ہوا تھا۔ مسٹر ہومس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس شخص کے ہنستے گانٹھ لیئے اور کہا:۔

ہومس۔ بس معاملہ ہوگیا۔

لوہے کی جھنکار کان میں آئی اور مسٹر ہومس اور ملاح دونوں کو ایک دوسرے سے دست و گریبان کمرے کے فرش پر لوٹتے دیکھے گئے وہ شخص اس قدر زبردست طاقت کا تھا کہ یا وجودیکہ مسٹر ہومس نے اسقدر ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنادی تھیں لیکن وہ اپنی طاقت سے مسٹر ہومس پر غالب آگیا۔ فوراً انسپکٹر ہاپکنس اور میں دوڑے اور مسٹر ہومس کی جان بچائی لیکن وہ شخص پھر بھی ہاتھ پاؤں چلاتا رہا۔ بالآخر میں نے ریوالور تان کر اس کی کنپٹی پر رکھدیا۔ اور دھمکایا کہ بس اب

مزاحمت فضول ہے۔

الغرض اس شخص کے ہاتھ پاؤں رسی سے مضبوط باندھ دیے گئے اور وہ ہانپتا ہوا بمشکل تمام فرش پر بیٹھا۔

ہومس۔ مسٹر ہاپکنس میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ افسوس ہے کھانا بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ اور چائے تو بالکل پانی ہو گئی۔ بہرحال میں خوش ہوں کہ اب آپ اپنا ناشتہ نہایت لطف کے ساتھ کھائیں گے کہ خدا نے آپ کے مقدمہ کو نہایت عمدہ کامیابی کے درجہ تک پہونچا دیا ہے۔

لیکن اس وقت اسٹینلی ہاپکنس کی حالت بقول لار صاحبان بالکل یہ تھی کہ

"ہکّا بکّا دیدم دم نہ کشیدم"

وہ چشم بکم بنے ہوے مسٹر ہومس کی صورت کو تک رہے تھے ان کا چہرہ سرخ تھا اور آنکھوں پلکیں اڑ رہے تھے۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ میں شروع ہی سے بیوقوف بنا ہوا تھا۔ لیکن اب حقیقت کھلی اور اب میں ہمیشہ یاد رکھونگا کہ واقعی فن تفتیش جرائم میں آپ استاد ہیں اور میں ایک ادنی شاگرد ہوں۔ اسوقت بھی جو کچھ آپ نے کیا وہ میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ابھی میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آپ نے یہ عمل کیوں کیا۔ کس طرح کیا اور اس تمام واقعہ کے معنی کیا ہیں؟

ہومس (مسکرا کر) مسٹر ہاپکنس کیا آپ نے وہ مثل نہیں سنی۔ یعنی۔ ع

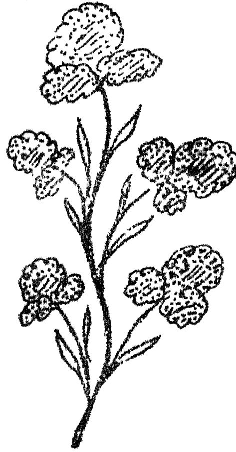
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

دنیا کے تمام کام تجربہ سے آتے ہیں اور رفتہ رفتہ آتے ہیں۔ اور اس مرتبہ جو سبق آپ کو سکھایا گیا ہے وہ یہ کہ ایک نظریہ پر کبھی مستقل طور سے قائم نہ ہونا چاہیے۔ ہمیشہ معاملہ کی دوسری صورت بھی نگاہ میں رکھو۔ اسی معاملہ میں دیکھ لیجیے کہ آپ کے خیال میں وہ نوجوان نیلیگان کچھ ایسا بس گیا تھا کہ آپ کے ذہن میں پیٹر کارے کے اصلی قاتل مسٹر پیٹرک کیرنس کا قطعی خیال تک نہ آیا۔

گرفتار شدہ ملاح بھی یہ باتیں سن رہا تھا اس نے فوراً ہماری طرف توجہ کی اور ایک کرخت اور وحشت آواز میں بولا۔

[illegible] آپ لوگوں نے اگرچہ مجھے اس طرح گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن [illegible] نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ باتیں کریں وہ [illegible] کریں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے پیٹر کارے کو قتل کر ڈالا۔ یہ غلط ہے میں نے پیٹر کارے کو مار ڈالا ہے قتل نہیں کیا۔ اور یہی مجھ میں اور آپ میں فرق ہے۔ ممکن ہو آپ میری بات کا اعتبار نہ کریں لیکن آپ کو تمام باتیں سچ بتاؤں گا۔

ہومس۔ اچھا بیان کیجئے ہم ہمہ تن گوش ہیں۔



باب (۵)

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ملاح۔ میں آپ صاحبان کے سامنے جو کچھ بیان کروں گا وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بالکل سچ سچ بیان کروں گا اس میں سر مو فرق نہ ہوگا۔ میں اس کپتان پیٹر کارے کو خوب جانتا تھا اور جب اس نے میرے قتل کرنے کو چھرا نکالا تو میں سمجھ گیا کہ میری جان بچنا مشکل ہے۔ اس لئے محض حفاظت خود اختیاری کے لئے میں نے جھپٹ کر ایک ہارپون دیوار پر سے اُتار لیا اور اُس کو مچھلی کی طرح پرو دیا۔ اور یہی وہ طریقہ ہے جو اُس کی موت کا باعث ہوا۔ آپ ممکن ہے میرے اس فعل کو قتل کہتے ہوں۔ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی جان بچانے کے لئے کیا۔ اگر میں اُس کو ہلاک نہ کرتا تو وہ مجھے ضرور قتل کر ڈالتا۔

ہومس۔ آپ وہاں پہونچے کیونکر؟

ملاح۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تمام واقعات شروع سے آخر تک لفظ بلفظ سنا دوں گا۔ آپ ذرا مجھے آرام سے بٹھا دیں گے تاکہ میں سہولت سے گفتگو کر سکوں سنیئے:

یہ واقعہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء میں ہوا تھا۔ پیٹر کارے "سی یونی کارن" کا کپتان اور مالک تھا اور میں اُس کے عملہ میں زائد نیزہ باز (ہارپونر) تھا ہم لوگ برف بستہ سمندروں سے نکل کر گھر کی طرف آ رہے تھے۔ ہوا تیز تھی۔ اسی اثنا میں جنوب کی طرف سے طوفانی ہوا چلنا شروع ہوئی۔ اس وقت ہم کو ایک چھوٹا سا تفریحی جہاز ملا۔ جس کو طوفان شمالی سمندر کی طرف اڑا لایا تھا۔ اس جہاز میں صرف ایک آدمی تھا۔ جو ملاح نہیں تھا۔ بلکہ کوئی شہری آدمی تھا۔ جہاز

گئے اور رم کے جام پر جام اڑانے لگے ۔ اور پچھلے [illegible] ہو نے لگیں [illegible] شخص
جسقدر زیادہ پیتا جاتا تھا اسیقدر اس کا مزاج [illegible]
بیہودگی اور خونخواری برسنے لگی میں نے اس کو دیکھا [illegible] دیوان پر
میری نظر پڑ گئی کیونکہ مجھے اندیشہ ہو چلا تھا کہ اس شخص کے [illegible]
الغرض تھوڑی دیر بعد وہ مجھ پر برس پڑا ۔ اس نے میرے منہ پر تھوکا اور [illegible]
قسم کی مغلظات سنائیں اس نے اپنا بڑا چھرا نکال لیا اور اس [illegible]
قتل پر تلنے لگا ۔ لیکن میں نے اس کو موقع نہ دیا اور فوراً [illegible] چھیٹ [illegible]
اس کے سینہ سے پار کر دیا استغفراللہ اس شخص کے منہ سے [illegible] ناک چیخ نکلی تھی [illegible]
جب کبھی رات کو سوتے وقت مجھے اس کا خیال آجاتا ہے تو [illegible]

الغرض میں اس کو مار کر کمرے میں کھڑا ہوا تھا ۔ میرے چاروں طرف [illegible]
پھر رہا تھا ۔ اور میں اسیطرح تھوڑی دیر کھڑا رہا [illegible]
وہ ٹین کا بکس جو مجھے نظر آیا مجھے بھی اس بکس پر [illegible]
مقتول کو چنانچہ وہ بکس لیکر میں کمرے سے نکل گیا لیکن بیوقوفی یہ ہوئی کہ چلتے [illegible]
تمباکو کا بٹوہ وہیں میز پر چھوڑ آیا ۔

اب میں اپنی سرگذشت کا ایک عجیب و غریب واقعہ آپ کو سناتا ہوں [illegible]
کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ میں نے ایک شخص کے آنے کی آہٹ [illegible]
دبک گیا ۔ ایک شخص دبے پاؤں [illegible] کمرے میں گھسا لیکن فوراً [illegible]
نکلی اور وہ اس طرح بھاگا جیسے کوئی شخص کسی بھوت کو دیکھ کر بھاگتا [illegible]
[illegible] سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا کہ [illegible] مجھے معلوم [illegible] کون تھا [illegible] کیوں
آیا تھا [illegible] وہاں سے چلا اور دس میل پیدل سفر کر کے ایک ٹرین [illegible] لندن [illegible]
کسی شخص کو [illegible] کان خبر بھی [illegible] کیا کچھ گذر رہی ہے ۔

القصہ جب لندن پہونچکر میں نے وہ بکس دیکھا تو اس کے اندر سے [illegible] بھی [illegible]
صرف بعض کاغذات تھے جن کو فروخت کرنے کا میرا حوصلہ [illegible] گرفت کیسا [illegible]
[illegible] جاتی رہی تھی اور [illegible] ہر طرح مجبور ہو گیا لندن جیسے شہر میں [illegible] گذری
[illegible] موجود تھا اس وقت جو کچھ میرے دل پر گذر رہی تھی [illegible] خوب

کر سکتا ہے جو خود بھی کسیوقت مفلسی و ناداری کے پنجہ مین گرفتار ہوا ہو بس اب میرے لئے صرف ایک چارہ کار باقی رہ گیا تھا یعنی اگر کہین ملے تو ملاحون مین نوکری کر لون - اسی اثناء مین میری نظر سے آپ کے شائع کردہ اشتہار گذرے جن مین نیزہ سے مچھلی مارنے والون کو بڑی بڑی تنخواہین دینے کا وعدہ کیا گیا تھا - لہذا مین جہازدون کے ایجنٹون کے پاس گیا اور انھون نے مجھے یہان بھیجدیا - بس یہ ہے میری تمام سرگذشت [illegible] رہا ہون کہ اگر میں نے کپتان پیٹر کارے کو ہلاک کر دیا تو حکومت کو میرا مشکور [illegible] نے پھانسی کی رسی کے دام بچا دیے -

[illegible] سرگذشت سنکر مسٹر ہومس نے اپنا پائپ نکالا اور سلگایا -

ہومس - نہایت صاف بیان ہے - مسٹر ہاپکنس ! آپ میرے خیال مین اب وقت ضائع [illegible] کو جسقدر جلد ممکن ہو سکے کسی محفوظ جگہ مین پہونچا دین کیونکہ [illegible] یہ کمرہ زیادہ محفوظ نہین ہے - اور خیر سے ہمارے دوست مسٹر پیٹرک کیرنس کا تن و توش کچھ اسقدر واقع ہوا ہے کہ نصف کمرے کے فرش کی ساحت کر رہا ہو -

انسپکٹر - مسٹر ہومس ! [illegible] سمجھ مین نہین آتا کہ مین آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا [illegible] ابھی تک میری سمجھ مین نہین آیا کہ آپ اس معاملہ کی تہ تک کیونکر پہونچے ؟

ہومس - [illegible] خوش قسمتی سے کہ جو کچھ خیال مین نے قائم کیا وہ تجربہ و تجزیہ سے بالکل ٹھیک ثابت ہوا اور اتفاق کی بات میرا خیال شروع ہی سے ٹھیک تھا - یہ بہت ممکن تھا کہ اگر مجھے اس نوٹ بک کا حال معلوم ہو جاتا تو مین بھی آپ کی طرح صحیح راستے سے بھٹک جاتا لیکن جو کچھ واقعات مین سن چکا تھا وہ سب ایک ہی طرف رہنمائی کرتے تھے یعنی قاتل کی حیرت انگیز طاقت ، ہارپون مارنے مین اس کی زبردست مشاقی ، رم اور پانی [illegible] کا تمباکو کا بٹوہ - اور اس کے اندر بھدا اور سخت تمباکو یہ تمام باتین ظاہر کرتی تھین کہ قاتل [illegible] کوئی ملاح ہو اور ملاح بھی ایسا جو وہیل مچھلی کا شکار کھیلا [illegible] شروع [illegible] خیال تھا کہ بٹوہ کے پر [illegible] حروف . C . P [illegible] پیٹر کارے کے [illegible] وہ شخص [illegible] تمباکو پیتا [illegible] کوئی پائپ بھی برآمد نہین [illegible] آپ [illegible] رم شراب کے سوا [illegible] اب بھی موجود تھی اور

[illegible] کہ ان دو قرابے برانڈی اور وسکی کے بھی تھے لیکن بالکل [illegible] ہو رہے
تھے جن میں سے ایک قطرہ بھی کسی نے نہیں پیا تھا۔ اب آپ خود خیال کر سکتے ہیں کہ
شہر یوان میں کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو برانڈی اور وسکی چھوڑ کر رم کے جام اڑاتا
[illegible] یقین ہو گیا تھا کہ قاتل ضرور کوئی ملاح ہے۔

انسپکٹر - اور آپ نے اس شخص کا پتہ کیونکر لگایا؟

[illegible] جب معاملہ یہاں تک سمجھ میں آ گیا تو پھر باقی [illegible] گیا تھا۔ اگر قاتل
[illegible] تو وہ ملاح ضرور [illegible] ان ملاحوں میں سے ہو گا جو [illegible]
[illegible] مقتول کے ساتھ کام کر چکے تھے۔ کیونکہ یہ بات معلوم تھی کہ کپتان مذکور نے
[illegible] جہاز میں سفر نہیں کیا تھا چنانچہ ڈنڈی میں بذریعہ تار تحقیقات
[illegible] میرے تین دن صرف ہوئے۔ اور بالآخر مجھے تحقیق ہو گیا کہ ان لوگوں
[illegible] جہاز مذکور میں کپتان مقتول [illegible] ہو گئے تھے۔ اور
[illegible] معلوم کیا [illegible] میں ایک شخص پیٹرک کیرنس بھی تھا تو میں نے سمجھ لیا
[illegible] اب معاملہ ختم ہو گیا۔ میں نے خیال آرائیاں کیں اور یہ قیاس میں آیا کہ شخص مذکور
[illegible] میں ہو گا۔ اور وہ یہ بھی چاہتا ہو گا کہ کچھ دنوں کے لئے ملک سے باہر چلا جائے
[illegible] چند روز لندن کے ایسٹ اینڈ میں صرف کئے وہاں کپتان بیسل بنا اور
[illegible] آپ کو معلوم ہو گیا۔

[illegible] استدلال ہے نہ استدراج بلکہ کرامات ہے کرامات۔

اب آپ کو لازم ہے کہ اس پیارے نوجوان [illegible] کو [illegible] میں
[illegible] آپ کو اس سے معافی مانگنا چاہئے۔ ٹین کا بکس نوجوان کو دیدینا
[illegible] تین کپتان مقتول نے فروخت کیں وہ تو گئیں باقی [illegible] ابھا
[illegible] ملزم کو [illegible] میں۔

ختم شد

نئے نئے ناولوں کی فہرست

سفت

عروس مصر

تیسری صدی ہجری کے مصری اسلامی واقعات دلگداز مناظر مذاق سلیم اور عدو کی محلاتی زبان قبطیوں کا راز معاشرت اسلام کا انصاف قیمت عہ

امیر المومنین عبد الرحمٰن ناصر

اور ان کے بیٹوں کی معرکہ آرائیاں دلکش اداؤں کا مُرقع پاک محبت کا دلگداز اور دلچسپ افسانہ ہے قیمت عہ

امین بک

خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے پراسرار واقعات، مصر و شام کے حیرت انگیز حالات اور سیاسی انقلاب بڑی خوش اسلوبی سے بیان ہوئے ہیں اسے پڑھ کر یوروپین ڈپلومیسی کا بھانڈا پھوٹتا ہے ملک گیری کے یوروپین سازباز کا تار و پود بکھر جاتا ہے اسلامی سیاست سے دلچسپی رکھنے والے ضرور دیکھیں ناول کے پیرایہ میں تاریخی حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ جس میں خلیفہ عبد الملک کی پالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبد اللہ بن زبیر کا معرکہ کعبہ کا محاصرہ اور عبد اللہ بن زبیر کی شہادت خلافت کے مدعی اور ان کے جوڑ توڑ حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا یہ واقعات دلکش انداز اور سلیس عبارت میں بیان کئے

گئے ہین اس کتاب کے دیکھنے سے اس زمانہ کے طریق جنگ، اور رسم و رواج پر کافی روشنی پڑتی ہے ترجمہ کی خوبی کے لئے سید ظہور احمد ندوی سب اڈیٹر ہمدم کا نام کافی ہو۔ قیمت عہ

سیلاب خون

غدر ۱۸۵۷ء کی ہولناک داستان کمپنی اور اہل ہند کی کشمکش [illegible] ارکان کمپنی کے جدید قوانین جن مین سے بعض ہندوستانیون نے جذبات [illegible] تھے اور جس کے باعث ہندوستانی فوج مین [illegible] ہوگیا۔ ریکیہ نامی فرانسیسی عیار کا [illegible] انگریزی فوج مین داخل ہونا اور [illegible] سے برسر جنگ ہونا دیگر ہندو [illegible] رؤسا کا ملک کی حمایت مین لڑنا باقر خان سردار کا خفیہ [illegible] اور اس کی [illegible] عیاریان ریکیہ کی چالبازیان خفیہ اور باغیون کے جوڑ توڑ فتح [illegible] کارنامے [illegible] قلع و قمع۔ قیمت ۸/

نازنین مراکش

مراکو مین سلطان عبدالعزیز کی تخت نشینی [illegible] یورپ [illegible] کی [illegible] چالین اور اس کی بدولت مراکو مین خانہ جنگی کا طوفان [illegible] سلطان عبدالعزیز کی کھلم کھلا حمایت [illegible] جاسوس کی حیرت انگیز عیاریان ایک محب وطن کے [illegible] مین اس کی تباہ کن حکمت عملی۔ قتل و غارت گری کے دل شکن واقعات سلمانون [illegible] اور [illegible] داستان مراکو مین فرانسیسی [illegible] ناول کیا ہو یورپین سازشون کا [illegible]

عیار فقیر

ایک مکار فقیر کی چالبازیان [illegible] چالون سے محفوظ رہنے [illegible]

حیرت [illegible]

[illegible] نوجوان سادہ دل [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] شاہ [illegible] کے آخری [illegible] نہایت دلچسپ [illegible] سے مصور ہے قیمت ۱۲

اختر النساء

ایک جاہل مزاج ساس کے ظلم اور نیک دل تعلیم یافتہ بہو کی بردباری اور تحمل کا نقشہ کھینچا گیا ہے زبان [illegible] اور [illegible] کی زبان ہو زنانہ محاورات نے کتاب میں چار چاند لگا دیے ہیں [illegible]

آتش [illegible]

بہت ہی دلچسپ ادبی افسانہ ہے زن و شو کا انتخاب اور اس معاملہ میں والدین کی لاپرواہی اور [illegible] ادبی خوبیوں سے مملو ہے عورتوں اور مردوں [illegible] قیمت [illegible]

آسمانی خزانہ

بچوں کی زبان [illegible] دلچسپ [illegible] تصویر [illegible] ہے قیمت [illegible]

چھوٹا شہزادہ

بچوں کی زبان میں ایک باتصویر ہمت افزا افسانہ ہے قیمت ۱۰

اسرار بالشویزم

آنے والے خطرات کا مخبر۔ روس کے حالات کا آئینہ۔ جدید خیالات کی لہریں اور دنیا کے تمدنی اور [illegible] حالات میں حیرت انگیز انقلاب کا خطرہ سرمایہ داری اور مزدور پیشہ طبقہ کے دل ہلا دینے والے معرکے جدید [illegible] اور اس کے اثرات افغانستان و ہندوستان پر بالشوزم کی قدیمی کا [illegible] اور اس کے نتائج۔ بالشویزم کی تاریخ اور اس کے افکار پر قابل قدر تبصرہ موجودہ سیاست کے ہر پہلو کی روشنی ڈالی گئی ہے فتح تمہ ہو کر [illegible] دل کے رنگ میں موجودہ دور کی پوری تاریخ ہو انداز بیان دلچسپ اور زبان پاکیزہ ہے ترکستان کی سرزمین کے ایک فسانہ نے بہت کچھ نمک مرچ لگا دیا ہے وہاں کے اہم [illegible] پر روشنی ڈالی ہے ابتدا سے انتہا تک دلچسپ ہے۔ قیمت [illegible]

مکمل شرح دیوان غالب

اس سے بڑی اس سے زیادہ مفصل اس سے زیادہ مفید شرح نظر سے نگزری ہوگی یہ شرح آپ کو دیگر تمام شرحون سے مستغنی کر دے گی۔ جہان ضرورت سمجھی گئی ہے شارح نے مولانا حسرت موہانی اور طبا طبائی کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہین اس مین غالب کے ہر شعر کا دلنشین مطلب لکھا گیا ہے۔ اور اکثر جگہ غالب ہی کے دوسرے اشعار کا حوالہ دیکر مطلب کو مستند کر دیا ہو مخصوص مطالب اور مخصوص بحرون مین جو اشعار ہین اُن کے مقابلہ مین علاوہ دیگر اساتذہ ماضی و حال کے کلام کو دیکھ کر موازنہ کیا ہو جس سے [illegible] کی صف مین غالب کا درجہ معلوم ہوتا ہو شارح نے شرح کو شرح کی حد تک محدود نہین رکھا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑے شاعر کا خاکہ کھینچا ہے یا یون سمجھئے کہ ایک بڑے ادبی اکھاڑہ کا منظر دکھایا ہے جس مین غالب کے اردگرد دوسرے شعرا بھی زور آزمائی کرتے ہین تمام طلب اشعار کے متعلق تمام واقعات جمع کر دیے ہین غالب کی زندگی کا پورا نقشہ قیمت [illegible]

بزم خیال

جس مین تیرہ سو اُردو فارسی کی مجالس کے لطائف و ظرائف کو ترتیب دیدیا [illegible] اور حاضر جوابی کے بہترین نمونے فارسی و اُردو کے اُن منتخب اشعار کو لیکر جن کا کسی لطیفہ یا دلچسپ قصہ سے تعلق ہے اس کی مفصل کیفیت بیان کی ہے خوش مذاق حضرات کے لئے تفریح طبع کا بہترین سامان ہو اس کے ساتھ ادبی و تاریخی معلومات ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے جدید خوبصورت اڈیشن [illegible] اضافہ [illegible] طباعت [illegible] اہتمام قیمت عہ

نشاط سخن

اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیائے ادب مین پہلی کتاب ہے [illegible] مین مسلم الثبوت اور ماہرین فن اساتذہ کی وہ اصلاحین جمع کی گئی ہین جو انھون نے اپنے شاگردون کو دی ہین اور جن کی بدولت وہ لوگ شاعری کی دنیا مین آفتاب اور ماہتاب بنکر چمکے قیمت عہ